

مَسْئَلِہِ جِنِّ



طبع ننانی

ادارہ پبلشنگ القرآن، ۱۱-این سمن آباد لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ جن

جنوں کا عوامی تصور

● واضح رہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں جن نامی کسی مخلوق کا وجود تسلیم نہیں کیا جاتا! البتہ پسماندہ ممالک خصوصاً پاکستان و ہند میں یہ مانا گیا ہے کہ ایک بڑا کھال دینے والی مخلوق ہمارے ارد گرد موجود ہے جسکی خوراک ڈیراں کوٹنے لید اور گوہر ہے جب کوئی نوجوان لڑکی اٹنے باورچی خانہ میں یا پیشاب کرنے کی تیاری کر رہی ہوتی ہے تو اس وقت تو وہ لوگ اسے منع نہیں کرتے کہ بی بی! یہ ہمارا باورچی خانہ منگرجیب وہ منی پیشاب کر رہی ہے تو چہ ان میں سے کوئی جن اسے چٹ جاتا ہے۔ وہ دھڑم سے گر پڑتی ہے اور اوٹ پٹا ننگ باقی کرنا شروع کر دیتی ہے پھر یہ بتاتا ہے کہ جن نکالنے والے ذوق اور سرچا جان کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں مگر جیب وہ حضرات اس لڑکی کو کھاتے ہیں تو عوامی تصور یہ ہے کہ اس وقت ان سے وہ لڑکی نہیں بول رہی ہوتی، بلا اسلی بجائے کوئی بوٹے خاں، لیکچرار یا پرتاب منگہ نامی جن بول رہا ہوتا ہے۔ جب یہ صاحب اسے کہتے ہیں تو اس لڑکی کو خچوڑ کر چڑھا جاتا تو وہ یہ شرط پیش کرتا ہے کہ اس لڑکی کی شادی جب تک فلاں نوجوان سے نہ کروو گے، میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا۔

● ایسی بیوقوف مخلوق جب کوئی انسان اٹکے باورچی خانے میں پیشاب کرنے لگتا ہے تو اس وقت تو اسے منع نہیں کرتے اور جیب کر لیتا ہے تو اسے چٹ جاتے ہیں۔ معاذ اللہ! استغفر اللہ! کیا یہ حماقت کی انتہا نہیں؟

● بعض پر حضرات یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے قبضہ میں جن ہے۔ اور چونکہ عوامی تصور کے مطابق جنوں کو غیب دان مانا گیا ہے۔ اسلئے جن پر قابض ہو کر صاحب ہر جمعرات کو اپنے مقبوضہ جن کو اپنے اندر حاضر کرتے ہیں اور سادہ لوح جاہل عوام کو غیب کی خبریں بتاتے۔ کاروبار شروع کر دیتے ہیں کہ پوری کرنے والی خود تمہاری ہو ہے۔ اگر کوئی آدمی لبا بیمار ہو تو اسے بتاتے ہیں کہ تجھے تیزی نہ ہو نیوالی ساس نے کچا مسان کھلا دیا ہے یا تیرنی چچی یا تان نے تجھے تعویذ ڈالے ہوئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

● جنوں میں یہ حماقت ہے کہ لاہور میں میٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھا کر کشمیر کے شلالا مار باغ سے سیب توڑ کر لادیتے ہیں۔ چشم زدن میں لاہور سے کراچی اور کراچی سے لندن پہنچ جاتے ہیں۔ پھر یہ کہ وہ شکلیں بدل لیتے ہیں۔ جن سے آدمی آدمی سے گھوڑا اور گھوڑے سے مکھی مچھر بن کر اڑ جاتے ہیں۔

جنوں کے مسئلہ کا دلفظی جواب یہ ہے

● قرآن مجید میں ایسے بیوقوف غیب دان۔ نوجوان لڑکے لڑکیوں کو چٹ جنوں کا۔ غلطاً کوئی ذکر موجود نہیں۔ قرآن مجید کی رو سے مسئلہ جن کی حقیقت تو اگے چل کر اپنے مقام پر نمایاں کی جائیگی۔ کہ جن انسانوں سے الگ کوئی مخلوق موجود نہیں ہے۔ سب سے پہلے جنوں سے متعلقہ مذکورہ بالا عوامی تصور کا بطلان فروری ہے۔

● سورہ سبأ میں مذکور ہے :- وَ مِنْ الْجِنَّ مَنْ یَعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاَذْنِ

وَمَنْ يَزِدْ عَنْ مَوْزَنَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَأَنْ تَزِدْ عَنْ مَوْزَنَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ
 ۱۲۔ ۱۳ اور جنوں میں سے اُس (سیمان) کے آگے نہ اس کے رب سے مانوں کے مطلق کام کرتے تھے ا
 اور ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم کی نافرمانی کرتا، یعنی جو بغاوت پھیلاتا۔ اُسے ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھاتے۔ وہ اُس (سیمان) کیلئے
 جو وہ چاہتا تھا ہاتھ دے تھے۔ جنگی اوزار، جنگی نقشے اور فوجی ضرورت کیلئے تالاہوں جتنے بڑے بڑے پانی کے ٹینک اور فوجوں کا کھانے
 پکانے کے لئے اتنی بڑی بڑی دگیں جو ایک ہی جگہ بیڑی رہتی تھیں۔

● ۱۲۔ فحاریب جمع ہے بحر آب کی۔ یہ مادوح۔ رب مجھ سے بے معنی جنگ۔ اور محراب بروزن پھنجال اشم یعنی جنگ کے اوزار
 ہے۔ اس سے آگے یہ لفظ محراب فوجی عمارتوں یعنی قلعوں اور سرحدی چوکیوں کے علاوہ ہر ڈانڈا عمارتوں، دیوار، خانوں اور مسجدوں
 کیلئے بھی استعمال ہونے لگا۔ لفظ محراب فی اقصیت مادہ حرب سے اسم آگے سے معنی جنگی اوزار۔
 ● ۱۳۔ تمناہیل کا معنی یہاں پر بت نہیں بلکہ کلام کے سیاق و سباق کے مطابق جنگی نقشے ہے۔

● مذکورہ جنوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ان میں سے جو کوئی سرکشی کرتا یعنی
 جو بغاوت پھیلاتا اُسے دردناک عذاب کا مزہ چکھایا جاتا۔ سورہ قس میں اس
 عذاب کی تفصیل بتائی گئی ہے:- **وَأَخْرَجْنَا مَقَرًّا مِّنْ فِي الْأَصْفَادِ ۚ**
 اور ان میں سے دُوسرے یعنی سرکش اور باغی جن زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جن نہ فوراً غائب ہو سکتے ہیں اور نہ شکل
 بدل سکتے ہیں۔ کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ اگر جن مذکورہ بالا اوصاف کے حامل ہوں تو کس طرح زنجیروں میں جکڑے رہ سکتے تھے ورنہ فوراً غائب
 ہو جاتے اور یا سختی محض جکڑے زنجیروں میں سے نکل جاتے۔

● سورہ سبأ میں آیا ہے کہ:-
جَنَّاتٍ غَيْبٍ دَانَ مَبْهُوَاتٍ جب حضرت سلیمان فوت ہو گئے تو آپ کی وفات کی خبر کو سیاسی ضروریات کے مطابق کچھ عرصہ کیلئے پوشیدہ
 رکھا گیا تو جب ان جنوں کو آنحضرت کی وفات کی خبر ہوئی زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنوں کے متعلق ارشاد ہوا ہے: **يُنَادُوا كَالَّذِي يَدْعُو يَعْطُونَ**
الغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۚ ۳۳ = اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو رسوا کن عذاب میں نہ رہتے۔ یعنی حضرت سلیمان کی اچانک
 وفات کی بدولت جب ابھی حکومت کی گرفت ڈھیلی تھی تو قیدی جنوں کے ساتھی ملک کے سرکش عناصر کے ساتھ مل کر بغاوت کر دیتے اور
 اور اپنے ساتھیوں کو آزاد کر لیتے۔ پس:-

● مندرجہ بالا قرآنی دلائل قاطعہ کے مطابق جب ثابت ہو چکا کہ جن نہ غیر مرنے میں نہ شکلیں بدل سکتے ہیں اور نہ
ایک لمحہ فکر پر ہی وہ غیب دان ہیں تو جنوں کو قرآنی قبضے کے خلاف غیب دان ظاہر کر کے اپنی دکانڈاریوں کو چرکانے والوں اور ان
کے دام فریب کا شکار ہونے والوں کیلئے لازم ہے کہ کم از کم ایک لمحہ بھر کے لئے ہی غور و فکر کی زحمت گوارا فرمائیں کہ جنوں کے متعلق غیر مرنے
غیب دان اور لاہور سے ہاتھ بڑھا کر کشمیر کے باغ سے سیب توڑ لانے کا تصور کس آسمان سے ٹپک پڑا ہے؟
لفظ جن کی لغوی تحقیق | ● برادران عزیز! یہاں تک تو جنوں کے متعلق عوامی نظریات کو قرآن کریم کی روشنی میں چھان

تے۔ اسلئے انہیں بھی اسی مادہ جنم سے کہا جاتا ہے۔ یہودی جنموں یعنی یہودی دیہاتیوں کے متعلق سورہ احقاف میں آیا ہے۔

● **وَ اذْهَرْنَا لَيْكَ لَفْرًا مِّنَ النَّجْمِ يَنْسِفُونَ النُّجُومَ ۚ ۲۶۹** = اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب اے رسول! ہم آپ کے پاس جنموں کی ایک جماعت کو بھڑکولائے کہ وہ قرآن جمع تھے۔

● **فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصَبُوا لَنَا ۚ ۲۷۰** = پھر جب وہ حاضر ہوئے تو آپس میں ایک دوسرے کو کہا کہ خاموشی کیساتھ سُنو۔

● **فَلَمَّا قَضَىٰ وَتَوَاتَا إِلَىٰ قَوْمِ مَثَدٍ مُنذِرِينَ ۝** = پھر جب درس قرآن ختم ہو گیا تو وہ اپنی قوم کی طرف چلے گئے اور وہ انہیں تبلیغ کرنے لگے۔

● **قَالُوا لَيْتَ مَنَا آتَانَا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ يُعَدِّسِي إِلَىٰ النُّحِيِّ وَإِلَىٰ طَرِيقِ مُنْتَقِمِهِ ۚ ۲۷۱** انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے، جو سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اور سچے اور سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

● **آیاتِ بالائے ہر احساسیاں ہے کہ یہ لوگ یہودی بدوی (دیہاتی) تھے۔ جنہوں نے آنحضرت خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے قرآن کریم سنا اور اپنی قوم میں جا کر انہیں یہ کہا کہ حضرت موسیٰ کی کتاب میں جس کتاب کے نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے وہ نازل ہو چکی ہے۔ دیکھئے! ان دیہاتی یہودیوں کو بھی اسلئے جنم لگایا ہے کہ وہ شہروں میں آتے اور چلے جاتے تھے۔ یعنی ظاہر ہوتے اور چھپ جاتے تھے۔ وہ یہودی انسان ہی تھے، کیونکہ حضرت موسیٰ انسانوں کے نبی رسول تھے۔ آپ کسی غیر انسانی مخلوق کے رسول ہو کر نہیں تھے۔**

● **اسی طرح اس مضمون کے صفحہ ۳ پر حضرت سلیمان کے ہاں کام کر نیوالے جن جنموں کا ذکر ہے گزر چکا ہے، وہ بھی نہ غیر مرئی (نہ دکھائی دینے والی) مخلوق تھی۔ نہ وہ غیب دان تھے نہ شکلیں بدنگر کر نیوالے غیر ملکی ماہرین جنم اور کئی پتھر بنکر زنجیروں میں سے نکل جانے والے تھے اور نہ ہی ہاتھ بڑھا کر کشمیر کے شالابارغ سے سیب توڑا، نیوالے تھے۔ ان میں سے سرکش اور باغی جنموں کو حضرت سلیمان نے زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا۔ واضح رہے کہ انہیں بھی جنم لگایا ہے کہ وہ غیر ملکی ماہرین تھے، جو اپنے بادشاہ کی اجازت (پر مٹ) کے ساتھ حکومت سلیمانی میں آتے تھے۔ شرط یہ تھی کہ وہ حکومت سلیمانی میں سرکش اور بغاوت نہیں پھیلائیں گے۔ اب چونکہ وہ لوگ جب آتے تو ظاہر ہوتے اور چھپ چلے جاتے تو غائب ہو جاتے۔ چھپ جاتے تھے۔ اس لئے انہیں بھی ۲۶۹ میں مذکور یہودی اور صحرائی یہودیوں کی طرح جنم لگایا ہے۔ وہ وہ حضرت سلیمان کے لئے جنگی اوزار، نقشے، تالابوں جتنے بڑے بڑے پانی کے ٹینک اور ایک ہی جگہ پر پڑے رہنے والی بڑی بڑی دیگیں بنا نیوالے غیر مرئی ماہر تھے ۱۲-۱۳**

● **یہ ایک عجیب و غریب نظریہ چل رہا ہے، جسے صرف عوامی نظریہ ہی نہیں کہا جاسکتا کیونکہ یہ چیز علمی اور دینی حلقوں میں بھی یکساں مستم ہے کہ یہی سب سے بڑے نبوئے انسان العجب! العجب! العجب! تو دکھائی دیتے ہیں۔ مگر آگ سے بنی ہوئی مخلوق جن دکھائی نہیں دیتی۔ العجب! العجب!**

